سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

جو حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر حضرت اولوالعزم صاحبزادہ صاحب میرزا بشیرالدین محمود احمد فضل عمر مصلح موعود خلیفہ ثانی کی سرپرستی میں زندہ ہوا۔

الحکم

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ کرے۔

بیا در بزم مستاں تا نہ بینی عالمے دیگر

بہشتے دیگر ابلیس دیگر آدمے دیگر

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۵
خواص سے ۶
ہندوستان سے باہر کے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۲/۱۲

قادیان دارالامان سے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر ماہ کی ۷ ۱۴ ۲۱ ۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد (۱۹) | مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۱۵ء عیسوی | نمبر ۲۸

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی! | دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی!

چند غور طلب باتیں

ہم احمدی کیوں کہلاتے ہیں؟۔ اس کا جواب پیغام والے تو یہ دیتے ہیں۔ کہ ہم احمدی نعوذ باللہ اس لئے نہیں کہلاتے کہ ہم مرزا صاحب کو احمدؐ قرار دیتے ہیں۔ بلکہ احمدؐ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک نام ہے۔ گویا تمام مسلمان احمدی ہیں! اور احمدی کہلانے میں مسیح موعود کے احمدؐ ہونے کی کوئی خصوصیت نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یہ پیشگوئی کیگئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسم احمدؐ ظہور کریگا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا۔ جس کے ذریعہ سے احمدی صفات یعنی جمالی صفات ظہور میں آئینگی۔ اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائیگا۔ پس اس وجہ سے مناسب معلوم ہوا کہ اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ رکھا جائے × × × × × × × ×

نبیوں کی کتابوں میں پہلے سے اس مبارک فرقہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور اسکے ظہور کے لئے بہت سے اشارات ہیں"۔ (اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

اس حوالہ سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود واقعی احمدؐ تھے ....

.... اور ہم لوگ جو احمدی کہلاتے ہیں وہ حضرت مسیح موعود کے احمدؐ ہونیکی وجہ سے کہلاتے ہیں: کہ بلا واسطہ آنحضرت صلعم کے احمدؐ ہونے کی وجہ سے۔ یعنے ہمارا احمدی کہلانا آنحضرت صلعم کے نام احمدؐ کی وجہ سے بواسطہ حضرت مسیح موعود ہے۔ نہ کہ براہ راست بلاواسطہ حضرت مسیح موعود۔

حضرت مسیح موعود فی الواقعہ نبی اللہ ہیں۔ اور جو آپ کو نبی اللہ نہیں مانتا اس کو بصیرت سے کچھ بھی حصہ نہیں ملا۔ کیونکہ وہ مسیح کی خدا اور رسول کی دی ہوئی فضیلت کا منکر ہے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"جس شخص کو خدا تعالےٰ بصیرت عطا کریگا۔ اور وہ مجھے پہچان لیگا کہ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جسکا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔ اور اس کو سلام کہا ہے۔ اور اپنا دوسرا بازو قرار دیا ہے۔ اور خاتم الخلفا ٹھہرایا ہے۔ وہ مجھے اسی طرح افضل سمجھے گا۔ جسطرح خدا اور رسول نے مجھے فضیلت دی ہے"۔ (نزول المسیح صفحہ)

پیغامی سوچیں کہ وہ مسیح موعود کو غیر نبی قرار دیکر کہانتک خدا اور رسول کی دی ہوئی فضیلت کی مخالفت کر رہے ہیں اور اپنے آپ کو مسیح موعود کی پہچان سے خالی قرار دیکر ثابت کر رہے ہیں کہ ان کو کوئی بصیرت عطا نہیں کیگئی۔ **کیا ہم نصاریٰ سے مماثلت رکھتے ہیں؟ یا پیغام والے؟** ۔ امیر فتنہ باغیہ نے اور نیز علمدران فتنہ باغیہ نے اپنے آپ کو مسلمان اور غیر احمدیوں کو یہود اور مسیح موعود کو نبی اللہ ماننے والوں کو نصاریٰ قرار دیا ہے۔ لیکن جب ہم مسیح موعود کی تحریروں کو دیکھتے ہیں تو یہ سب الزام پیغامیوں کی اپنی ہی ذات پر لوٹتے نظر آتے ہیں۔ اور ہم گویا ان کے لئے ایک صاف آئینہ ہیں۔ یعنی وہ اپنی شکلوں کو دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ

باہتمام شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اس نے مجھے پیدا کر کے ہر ایک **گذشتہ نبی** سے مجھے تشبیہ دی کہ وہی میرا نام رکھدیا ×× ×× اس صورت میں گویا تمام انبیاء گذشتہ اس امت میں پیدا ہو گئے۔ یہانتک کہ سب کے آخر مسیح پیدا ہو گیا۔ **اور میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی یہودی اور مشرک رکھا گیا۔**"

اس حوالہ میں صریح طور سے مسیح موعود نے اپنے مخالفوں کو نزول المسیح صفحہ [illegible] حاشیہ عیسائی اور یہودی کہا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا مخالف کا اطلاق ہم پر آتا ہے۔ یا باغیان خلافت پر؟ زیادہ سے زیادہ ہم پر غلو کرنیکا الزام لگایا گیا ہے۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود ہماری نسبت کیا فتوی دیتے ہیں۔ چنانچہ خطبہ الہامیہ کے صفحہ ۲۱ میں فرمایا:-

"جس نے میری تعریف کی **اور کوئی قسم تعریف کی نہ چھوڑی۔** تو اس نے سچ بولا۔ اور جھوٹ کا ارتکاب نہ کیا۔"

لیکن اس کے آگے ہی پیغام والوں کی نسبت یہ فتوی درج ہے:-

"جس نے اس بیان کو جھٹلایا پس اس نے جھوٹ بولا ہے اور اپنے خدا کے غصے کو بھڑکایا ہے۔ پس افسوس اس آدمی پر جس نے شک کیا اور عہد کو توڑا۔ اور دل کو شیطان کے وسوسہ سے آلودہ کیا۔"

ہم حضرت مسیح موعود کے لئے ان کی تعریفوں میں کوئی قسم تعریف کی نہیں چھوڑتے۔ کیونکہ ہم آپ کو انسانی کمالات کا خاتم جانتے ہیں۔ اور جامع کمالات متفرقہ جانتے ہیں اور تمام انبیاء کی صفات کاملہ کا مظہر یقین کرتے ہیں۔ اور ایسا نبی یقین کرتے ہیں جسکے آئینہ ظلیت میں جمیع کمالات محمدیہ مع نبوت محمدیہ منعکس ہیں۔ اور جسکے مقابل مسیح ناصری نبی کو ہزار درجہ کم خیال کرتے ہیں۔ اس پر مسیح موعود ہمیں یہ فتوی دیتے ہیں کہ ہم اس تعریف کرنے میں حق پر ہیں لیکن اس بیان میں جو ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے لئے مسیح موعود کا فتوی ضمیمہ [illegible] ذالک ہی فاسق موجود ہے۔ اور ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا الہام **مخالفوں کو عیسائی اور یہودی اور مشرک** قرار دے رہا ہے اور ساتھ ہی واقعات پیغام والوں پر مخالفت کا صحیح اطلاق قائم کر رہے ہیں اب علماء اراکین خمسہ باغیہ خود ہی فیصلہ کرلیویں کہ عیسائی یا یہودی کون ہیں۔ خدا کا کلام آپ لوگوں کو ہی عیسائی وغیرہ قرار دے رہا ہے۔ اپنے منہ سے کسی کو عیسائی بنانا بہت آسان ہے۔ لیکن خدا کے فیصلہ سے روگردانی کرنا بہت مشکل کام ہے۔ آپ مسیح موعود کو نبی اللہ کو گمراہ عیسائی قرار دیتے ہو۔ اس آپ لوگ ہمیں نہیں بلکہ خدا اور رسول کو گمراہ قرار دیتے ہو۔ کیونکہ مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"ایسا ہی خدا تعالی نے اور اس کے **پاک رسول** نے بھی مسیح موعود کا نام **نبی اور رسول** رکھا ہے اور تمام خدا کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے **اور اس کو تمام انبیاء** کی صفات کاملہ کا مظہر ٹھہرایا ہے۔" نزول المسیح ص ۴۸

پس اگر لوگ مسیح موعود کو نبی اللہ یقین کرنے سے گمراہ نصاری ہو گئے ہیں تو ایسی منطق کو خدا اور رسول پاک اور تمام انبیاء پر الٹا کر پھر دیکھو کس صفائی سے وہ گمراہ نصاری بنتے ہیں سے

لعنت ہے ایسے دین پہ کہ اس کفر سے کم
صبر شکر ہے۔ کہ ہو گئے غالب کے یار ہم

ایسی گمراہی ہمیں ہر پہلو سے مبارک ہے جس گمراہی میں خدا اور اس کا رسول پاک اور تمام انبیاء شریک ہیں اور ایسے دین پر کروڑ در کروڑ لعنت ہے جسکی تائید میں محض ہوا نفس و خیالی جذبات ہیں۔ اب پیغامی خود ہی فیصلہ کرلیویں کہ عیسائی کون ہے۔ مسیح موعود تو حد سے زیادہ تعریف کرنیوالے کو سچا اور راستباز قرار دیتے ہیں اور اس تعریف کرنے والے کے بیان کو جھٹلانیوالے کو فاسق اور مرتد قرار دیتا ہے اور ہر خدا کی کلام میں مخالفین مسیح موعود کا نام عیسائی وغیرہ رکھا گیا ہے پس یہ فیصلہ پیغام والوں کے حق میں نہایت ہی برا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ پیغام والے ہی بوجہ مخالف ہونے کے عیسائی یا یہودی یا گمراہ یا مشرک کے الفاظ کے صحیح مصداق ہیں اور یہ سزا اس بات کی ہے جو انہوں نے مسیح موعود کے سچے تابعداروں اور صحابہ کو عیسائی اور گمراہ نصاری قرار دیا۔ اور یہ فتوی انہیں کے ہاتھ سے انہیں پر ملٹ گیا۔ خدا اور خدا کے نبی مسیح موعود کا کلام ہمیں سچا اور راستباز اور آپکا کامل متبع قرار دے رہا ہے اور ہمارے بیان کے جھٹلانے والوں کو فاسق اور مرتد اور خدا کے غصے کو بھڑکانے والا قرار دے رہا ہے۔ کیا تمہارے پاس بھی کوئی ایسی کھلی کھلی تحریر ہے؟ جن کی وجہ سے آپ ایک کثیر گروہ جماعت احمد صلعم کو گمراہ نصاری قرار دیتے ہو اگر ہے تو پیش کرو۔ ورنہ

دنیا میں گرچہ ہو گی سو قسم کی برائی!
نیکوں کی ہتک کرنا سب سے برا ہی ہے

آپ اشد ترین دشمن خدا۔ رسول پاک۔ احمد نبی۔ اور صحابہ احمد صلعم ہیں۔ جنکو آپ بغیر کسی سند شرعی یا وجہ قطعی کے گمراہ نصاری قرار دیتے ہیں۔

سوال حل طلب

ذیل میں حضرت مولانا مولوی عبید اللہ صاحب بسمل کا ایک سوال درج کیا جاتا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ پیامی حضرات اسکی طرف توجہ فرما کر جواب دینے میں بخل سے کام نہ لیں گے حضرت مولانا بسمل سلسلے کے نہایت قابل اور درخشندہ گوہر ہیں۔ اور انہوں نے سلسلے کے لئے بعض ایسی قربانیاں کی ہیں جو ہمیشہ قابل رشک رہیں گی۔ (ایڈیٹر)

جناب ایڈیٹر صاحب الحکم کثر اللہ امثالکم۔ از راہ کرم آپ مندرجہ ذیل سوال کا جواب علمائے احناف و اہل حدیث و اہل تناسخ خصوصاً مجمع احمدیہ بلڈنگز لاہور سے لے دیں کیونکہ یہ لوگ نبوۃ فی الامۃ کو بجائے رفعت شان مصطفوی سمجھنے کے موجب کسر شان مصطفوی سمجھتے ہیں۔

ایک یہودی اعتراض کر سکتا ہے کہ ہم حضرت موسی علیہ السلام کو اور مدعیان اسلام نبی عرب کو سید الانبیاء کہتے ہیں۔ مگر انکا یہ اعتقاد بالکل بیدلیل اور بے بنیاد اور محض ادعا ہی ادعا ہے اور ہمارا اعتقاد نہایت مدلل اور ایک مستحکم چٹان پر ہے۔ بجز مبایعین محمود کے مسلمان اپنے اعتقاد کی صداقت میں کوئی برہان پیش نہیں کر سکتے۔ لیکن ہم اپنے مدعا کے ثبوت میں توراۃ انجیل اور قرآن پیش کر سکتے ہیں۔ چنانچہ کتاب استثناء کے ۳۴ باب گیارہویں درس میں ہے کہ اب تک بنی اسرائیل میں موسی کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا۔ جس سے خداوند نے منہ سامنے آشنائی کرتا۔ اس درس سے تمام انبیاء بنی اسرائیل کو حضرت موسی کا سے بے نظیر اور [illegible] آمد ہونا ثابت ہوتا ہے اور شریعت موسویہ کی نسبت، بذریعہ بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت ملاکی کے ارشاد فرمایا ہے تم میرے بندے موسی کی شریعت کو یاد رکھو جسے میں نے سارے بنی اسرائیل کیلئے [illegible] قوانین اور احکام سمیت فرمایا ہے۔ اس درس سے صاف

ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ کے بعد یوشع سے لیکر ملاکی نبی تک جتنے نبی گذرے ہیں تمام موسیٰ ہی کی شریعت پر عمل کرنیوالے تھے نہ دانیال نئی شریعت لائے نہ حزقیل نہ سلیمان نہ داؤد تمام انبیاء کے صحیفے ہمارے پاس موجود ہیں۔ کسی میں کوئی نیا حکم نہیں ہے۔ حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ بھی یہی فرماتے ہیں ما جئت لا بطال التوراۃ بل جئت لتکمیلہا اناجیل اربعہ میں بھی کوئی نیا حکم موجود نہیں۔ البتہ پولوس وغیرہ کے خطوط میں بہت کچھ تغیر و تبدل ہے وہ بالکل پایہ اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ وہ برگزیدہ نبی نہیں تھے نہ شریعت کے احکام کو بدل سکتے تھے۔ قرآن شریف بھی وقفینا من بعدہ بالرسل فرما کر اسکی تصدیق کرتا ہے کہ تمام انبیاء موسیٰ ہی کے پیرو تھے۔ اور توراۃ شریف کی نسبت سورہ مایدہ میں ہے انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہا النبیون۔ یعنے توراۃ ایسی کتاب تھی کہ جسکے احکام کو تمام انبیاء مانتے چلے آئے ہیں۔ اگر دیگر صحایف یا انجیل میں کوئی حکم شریعت ہوتا تو اس کی شان میں بھی یحکم بہا النبیون ہوتا چونکہ توراۃ وہ کتاب ہے کہ جسکی نسبت یحکم بہا النبیون آیا ہے۔ اسلئے توراۃ تمام کتب سماویہ میں افضل اور ملت یہود خیر الملل ہے۔ کیونکہ اس ملت میں بکثرت انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ ابتک بھی اس گروہ کو ایلیا اور مسیح اور خاص نبی کی آمد کا انتظار ہے۔ لیکن نبی عرب خاتم الانبیاء تھے کوئی نبی انکی شریعت پر عمل کرنیوالا نہیں گذرا پس یحکم بہا النبیون کا شرف جو توراۃ کو حاصل ہے قرآن کو حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ قرآن کے بعد باب نبوت ابتک بند ہے پس یہ اعتقاد رکھنا کہ نبی عرب سید الانبیاء ہیں۔ اور قرآن توراۃ سے افضل اور امت اسلام خیر الامم ہے کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر نبی عرب کو خاتم الانبیاء بھی تسلیم کر لیا جاوے تو تقدم و تاخر زمانی بالذات کوئی باعث تفضیلت نہیں۔ بلکہ سید الانبیاء ہونا باعث فضل ہے۔ تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض۔ حضرت موسیٰ رحمۃ للعالمین تھے کہ امت بنی اسرائیل پر نبوت کا دروازہ کھول گئے۔ مگر نبی عرب نے اپنی امت کے منہ پر لا نبی بعدی کہکر ہمیشہ کیلئے باب رسالت مسدود کر دیا۔ پس حضرت موسیٰ کے بالمقابل نبی عرب کو رحمۃ للعالمین اور سید المرسلین کہنا اور امت بنی اسرائیل کے مقابل جس میں ہزارہا نبی مبعوث ہوئے ہیں اور ہونگے امت اسلام کو جس میں کوئی نبی نہیں ہوا ہے اور نہ ہوگا خیر الامم کہنا اور توراۃ کے مقابل جسکی نسبت و یحکم بہا النبیون وارد ہے قرآن کو جسپر ایک نبی نے بھی عمل نہیں کیا اور نہ کریگا افضل الکتب اور ناسخ کتب کہنا ترجیح بلا مرجح ہے۔ فقط

عبید اللہ بسمل

نبوت مسیح موعود کے متعلق خواجہ صاحب کا نذبذب

مولوی عبید اللہ صاحب سابق طالبعلم مدرسہ احمدیہ نے ذیل کا مضمون بغرض اندراج میرے پاس بھیجا ہے میں خود خواجہ صاحب کے اس اشتہار پر خواجہ کمال الدین کی مذبوحی حرکات کے عنوان سے اسکی اخلاقی خودکشی کے سلسلے میں لکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ اور الحکم کی اگلی اشاعت سے یہ مضمون شروع ہو جاویگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ مولوی عبید اللہ صاحب کا مضمون بھی انکی حوصلہ افزائی کے لئے درج کر دینا مناسب سمجھتا ہوں امید ہے کہ ناظرین فایدہ اٹھائینگے۔ اور دیکھیں گے کہ وہی خواجہ جو احمدیوں میں عزت و رسوخ حاصل کرنیکے لئے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول مشتہر کرتا تھا آج غیر احمدیوں میں حصول عزت اور زر کیلئے کس طرح گر جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

خواجہ صاحب کی طرف سے ایک اشتہار زیر عنوان احمدیہ جماعت کے بعض بزرگوں سے خدا واسطہ ایک شہادت کی درخواست سے شایع ہوا لیکن مجھے اسکے پڑھنے سے بڑا تعجب اور حیرت ہوئی کہ خواجہ صاحب محض حضرت میاں صاحب کیساتھ اپنی ذاتی اغراض کیلئے خدا تعالے کی کتاب اسکے رسول اور احادیث صریحہ کا اور مسیح موعود کی تحریرات کا سراسر انکار کر رہے ہیں اور نہ صرف ان عظیم الشان کتب اور برگزیدہ انسانوں کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ اپنی تحریرات کا بھی انکار کرتے اور ان پر پردہ ڈال رہے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ خواجہ صاحب کونسی ہستی سے ڈر کر حق کو چھپا رہے ہیں اور اپنی کھلی کھلی تحریرات کا صاف طور پر انکار کر رہے ہیں ہم خواجہ صاحب کی ایسی کھلی کھلی تحریرات پر قلم نہ اٹھاتے۔ لیکن خواجہ صاحب کی بار بار قسموں اور حلفوں کو دیکھکر ہم مجبور ہوئے کہ ہم خواجہ صاحب کے مذہب اور آپ کی ذاتی رائے جو نبوت کے متعلق ہے آپ کی تحریروں سے بتلاویں۔ اور یہ بھی بتلا دیں کہ آخر وقت تک آپ حضرت مرزا صاحب علیہ التحیۃ کی نبوۃ کو کس قسم کی سمجھتے تھے۔ پس خواجہ صاحب کا ایک طرف انکار پر اسقدر حلفوں کا اٹھانا اور دوسروں پر بلاوجہ یہ بوجھ ڈالنا کہانتک حق پسندی اور حق پرستی کا مقتضی ہے اور پھر دوسری طرف نبوت کو قرآن کریم کے معیار کے مطابق اس ڈھیلے کے ساتھ منوانا کہانتک حق پر مبنی ہے کیونکہ ایک بات کو لکھکر پھر اس سے انکار کرنا ایک مدعی ایمان والے کی شان سے بالکل بعید ہے ایک مومن ہرگز ہرگز اس بات کا مرتکب نہیں ہو سکتا پس میں خواجہ صاحب کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نبی کرکے دنیا میں بھیجا اور جس نے سب نبوتوں کو دنیا میں ظاہر کیا اور جس کے ہاتھ میں تمام انسانوں کی جان ہے وہ خدا کو حاضر ناظر سمجھکر سچی گواہی کو نہ چھپاویں اور اسبات کی قسم اٹھاویں کیونکہ حق چھپانے والا اور جھوٹی قسم کھانے والا خدا تعالے کے نزدیک لعنتی اور شریر النفس انسان ہوتا ہے۔

پس اب میں ان حوالوں کو ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے احباب خود اسبات کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ نبگال کی کچھ لکچر صہ۲ میں خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

”وہ زبردست حملے جسکی پیشگوئی دنیا کو ڈرانے کیلئے سنہ ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ طاعون زلازل قحط اور دیگر آفات سماوی کے رنگ میں ظاہر ہوئے لیکن زمانہ نے ابھی تک غفلت چھوڑی۔ زمانہ نے تاریخ کو دہرایا ایک رسول آیا۔ لیکن ہیہات یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون دنیا میں جب کبھی رسول آیا لوگوں نے اسے مذاق میں اڑایا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں پر غور کرے“

اب ہمارے خواجہ صاحب سے چند مطالبات ہیں جیسا کہ آپ ضمیمہ پیغام صہ۲ میں لکھتے ہیں۔

(۱) ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون سے استدلال پکڑ کر کس قسم کی نبوت کو ثابت کیا۔

(۲) اس استدلال میں آپ نے ہرگز ظلی جزوی نبوت کا ذکر تک نہیں کیا۔ بلکہ کامل نبوت کے اثبات کی آیت کو پڑھکر رسالت مسیح موعود کو ثابت کیا ہے۔

(۳) آیت ما یاتیہم جو رسالت کا ایک بڑا بھاری معیار ہے اس سے استدلال پکڑ مسیح موعود کی رسالت کو نبی کریم کی رسالت سے برابر کیا ہے گو ہم غلام احمد ہی

سمجھتے ہیں۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کرتے یہ کہنا کہ میں احمدؐ کے ہاتھ اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرتا ہوں۔ اس سے کونسا احمد مراد تھا۔

(۵) آپکا رسی میں یہ لکھنا "کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں کو قبول کرے"

آپ کے نزدیک نہ قبول کرنے والی شقی روحیں ہیں۔ جنکے متعلق قرآن مجید کہتا ہے اما الذین شقوا ففی النار تو گویا بالفاظ دیگر آپ ان کو جہنمی کہتے ہیں۔

تو آپ خود انصاف سے فرمائیے آپ ہی کے قول کے مطابق اما الذین سعدوا ففی الجنۃ اور اما الذین شقوا ففی النار کسطرح مساوی ہو سکتی ہیں۔ ھل تستوی الظلمٰت والنور ھل یستوی الاحیاء والاموات۔

(۶) ۱۲۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء تک آپکا عقیدہ نبوت کے متعلق بلا کسی شرط ظلی و بروزی۔ جزوی۔ رکھنا۔ اور اپنی تحریرات میں صراحۃً لکھنا اور آیات قرآنی بلا شرط نبوت کا استدلال کرنا اس بات کا بیّن ثبوت نہیں دیتا کہ آپ اس وقت بلا شروط نبوت کے قایل تھے۔ پس اب حلفیں اٹھانا اور شہادتیں پیش کرنا کہانتک حق پر مبنی ہے۔ پھر خواجہ صاحب اس رسالے کے صفحہ ۲۳ میں پادری ٹامس ہاول کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں۔

"بالآخر ہم اپنے دوست پادری ٹامس ہاول لشیر پہٹر لاہور کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس رسالہ کو پڑھے وہ اپنے رسالہ رافع الافترا میں حضرت مرزا صاحب کی نبوتوں کا ثبوت مانگتا ہے وہ ان نبوتوں پر غور کرے۔ اور پھر ان نبوتوں پر بھی غور کرے جو دنیا کے زبردست سفیر صادق نے فرمائیں"

(۱) خواجہ صاحب حضرت مرزا صاحب کو بلا شروط و قید نبی اور رسول سمجھتے تھے کیونکہ بلا قیود ظل و بروز مطلق طور پر نبی و رسول کہنا اس بات کا ثبوت ہے کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کو مطلق طور پر نبی و رسول یقین کرتے تھے۔

(۲) آپ کی نبوت ایک نبوت نہیں بلکہ بہت ساری نبوتوں کی جامع ہے۔

(۳) پھر خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ "پھر ان نبوتوں پر بھی غور کرے جو مجھ پر صادق نے فرمائیں"

کیا خواجہ صاحب نے دونوں نبوتوں کو اس میں ایک ہی رنگ کا نہیں سمجھا کیونکہ مرزا صاحب کی نبوتوں کے ساتھ ظل و بروز کی قید نہیں لگائی"

سلسلہ احمدیہ کیا کر رہا ہے

احمدی جماعت اس کو معلوم کرکے بہت ہی خوش اور خدا کے حضور سپاس گذار ہوگی کہ حضرت خلیفہ ثانی کی زیر تربیت سلسلہ بہت ترقی کر رہا ہے اسکی اشاعت کا دائرہ گویا فوقاً وسیع ہو رہا ہے اسوقت سلسلہ میں جو کام ہو رہا ہے اسکی مختصر کیفیت یہ ہے۔

چوہدری فتح محمدؐ خانصاحب ایم۔ اے۔ لنڈن اور اسکے مضافات میں اشاعت سلسلہ کر رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل وکرم سے ۱۰ کے قریب یوروپین ان کے ہاتھ پر احمدی ہو چکے ہیں۔ گذشتہ جون کے اندر انہوں نے مختلف گیارہ شہروں میں لیکچر دیئے جن میں قرآن کریم کی عظمت۔ مسیح موعود الہام وحی۔ اسلام۔ حضرت مسیح قرآن کریم میں۔ وغیرہ مضامین پر مبسوط لیکچر دیئے۔ جو خدا کے محض فضل وکرم سے قبول ہوئے۔ چودہری صاحب کے کام کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے اور اب ان کے ساتھ ایک یوروپین نومسلم بطور معاون کام کر رہا ہے اور عنقریب قاضی عبد۔ بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ان کی اعانت کیلئے روانہ ہونے والے ہیں۔ لنڈن مشن مستقل صورت اختیار کر رہا ہے۔ اور اللہ تعالے چاہے تو بہت جلد اسکے بہترین نتائج پبلک میں آئینگے۔

ماریشیس میں حافظ صوفی غلام محمدؐ صاحب۔ بے۔ اے نے باضابطہ انجمن قایم کرلی ہے۔ جنہوں نے باقاعدہ چندے بھیجنے کا اقرار کرلیا ہے۔ قرآن مجید کا درس شروع ہوگیا ہے

بنگال میں تبلیغ واشاعت سلسلہ کیلئے مولوی سید عبدالواحد کام کر رہے ہیں۔ اور مولوی حکیم خلیل احمدؐ صاحب بعد رمضان پھر واپس جاکر اپنے تبلیغی دورہ کو شروع کردینگے۔ بنگال کے احمدی گریجوایٹوں کی جماعت کا ہر ممبر بجائے خود ایک عمدہ مبلغ کی حیثیت سے کام کر رہا ہے

دکن کے دورۂ تبلیغ سے مفتی محمد صادق اور حافظ روشن علیصاحب واپس آچکے ہیں۔ حافظ صاحب تبلیغ واشاعت کیلئے مالیر کوٹلہ چلے گئے۔ اور مفتی صاحب بعد رمضان مدراس چلے جائینگے۔ جہاں وہ قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کی طبع کے کام کی نگرانی اور اشاعت سلسلہ کے کام میں مصروف ہونگے۔

پنجاب کے مختلف اضلاع میں وقتی دورے واعظین اور مبلغین کے ہو رہے ہیں۔

فرانس کے میدان جنگ میں گئے ہوئے احمدی احباب اپنی تبلیغی کوششوں میں قابل رشک خدمت کر رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ ہو رہا ہے۔ جسکو ہمارے مجاہدین جنگ لے رہے چھپوا کر وہاں شایع کرینگے

مرکز میں حضرت اولوالعزم اپنی دعاؤں سے جماعت میں ایک خاص تبدیلی پیدا کر رہے ہیں۔ قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور حواشی کا کام نہایت محنت اور سرعت سے جاری ہے۔ اور وہ وقت قریب آرہا ہے جبکہ پہلا پارہ شایع ہوکر موجب ہدایت ہو۔

پہلا یوروپین احمدی میدان جنگ میں

ابھی چند روز کی بات ہے کہ ایک نوجوان یوروپین چوہدری فتح محمدؐ صاحب کے ہاتھ پر احمدی مسلمان ہوا۔ اور اس نے حضرت خلیفہ ثانی کے حضور اپنی بیعت کا ایک عریضہ اخلاص اور محبت سے بھرا ہوا بھیجا۔ ہم خدا تعالے کے اس فضل کی شکر گذاری سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ اسی نوجوان کے **میدان جنگ میں جانیکی مسرت آمیز** خبر ہمیں ملی۔ احمدی جماعت **تاج برطانیہ** کے ساتھ جو اخلاص اور ارادت رکھتی ہے وہ کسی تکلف نمایش اور خود غرضی پر مبنی نہیں۔ بلکہ اس کے اندر خدا تعالیٰ کی رضا مخفی ہے۔ یہ کیا عمدہ نظارہ ہوگا۔ جبکہ ایک **یوروپین احمدی مسلمان** تاج برطانیہ کی حمایت کے لئے میدان جنگ میں کھڑا ہوگا۔ یہ سچ ہے کہ اس سے پہلے بہت سے احمدی مسلمان مختلف حیثیتوں میں میدان جنگ میں موجود ہیں اور وہ سلسلہ کیطرف سے غیر متزلزل اور مستحکم وفاداری کا عملی ثبوت دے رہے ہیں۔ اور ان برادران سلسلہ کی صف میں شریک ہونے کے لئے اور بہت سے احمدی نئے بھرتی ہو رہے ہیں۔ مگر سب سے زیادہ عجیب اور سب سے زیادہ قابل استثنا یہ موقعہ ہے کہ ہمارا بنا احمدی بھائی اپنے سینہ میں ملک کی خدمت کا جذبہ لیکر ہی نہیں بلکہ یہ یقین کرکے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوم کا وہ ایک

سپاہی ہے دشمن سے لڑنے کو جا رہا ہے۔ یہانتک وہ مادر وطن کی محبت کا جوش رکھتا ہے۔ لیکن اس جوش میں غیر متزلزل اور مستحکم اثر احمدیت نے پیدا کر دیا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے وہ ایک فصیح البیان مقرر ہے۔ اس لئے وہ جدید بھرتی کرنے کرنے والی جماعت میں اس وقت بطور سپیکر کے کام کر رہا ہے اللہ تعالےٰ اسکی مدد کرے۔ آمین۔

گورنمنٹ برطانیہ کے لئے یہ ایک خاص امتیاز کا موقع ہے کہ اسکی طرف سے صف اول میں جانے والا یوروپین مسلم **ایک احمدی مسلمان ہے** جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں داخل ہو کر **سچی وفاداری کا عملی اظہار** کرنے جا رہا ہے میں اپنی تمام جماعت سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مخلص نوجوان نومسلم احمدی کیلئے اور تمام ان دوستوں کیلئے جو میدان جنگ میں سلسلہ کے نمایاں امتیاز وفاداری کے اظہار کیلئے کام کر رہے ہیں دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمے کے متعلق وکیل کی غلط بیانی

قرآن مجید کا جو انگریزی ترجمہ قادیان میں ہو رہا ہے اس کا نمونہ یوروپ میں شایع کر دیا گیا ہے۔ اس پر بعض اخبارات ممالک غیر میں حوصلہ افزا ریویو بھی نکلے ہیں مسلم ورلڈ ایک مختصری رسالہ میں قرآن کریم کے تراجم پر ایک مضمون لکھا گیا ہے۔ اس کا ترجمہ امرتسر کے اخبار وکیل میں بھی دیا گیا ہے۔ اور اسی ضمن میں قادیان سے شایع ہونے والے ترجمہ کے متعلق اخبار وکیل لکھتا ہے کہ "ان سب سے زیادہ مکمل تو انگریزی ترجمہ ہے جو مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے قادیان میں رہکر کیا اور اب ایڈیشن پریس لاہور میں زیر طبع ہے۔ اصل عربی متن صفحہ کے بالائی حصہ میں دیا گیا ہے"

تعجب ہے کہ پادری زویمر نے تو اس شایع شدہ ترجمہ کے نمونہ کے متعلق یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے کیا ہے اس نے تو ہزاروں میل کے فاصلے پر صحیح معلومات اپنے ناظرین کو دیئے مگر وکیل کا ایڈیٹر امرتسر میں ایک غلط اطلاع شایع کر رہا ہے۔

معزز ہمعصر کو معلوم رہنا چاہیئے کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو ترجمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ایک تنخواہ دار ملازم کی حیثیت سے کیا ہے اسکی اشاعت کی نوبت نہیں آئی اسلئے کہ انجمن احمدیہ نے مولوی صاحب کو نوٹس دیا ہوا ہے اور قانونی حقوق انجمن نے محفوظ رکھے ہیں۔

یہ ترجمہ جسکا ذکر پادری زویمر نے کیا ہے حضرت صاحبزادہ اولوالعزم خلیفہ ثانی نے اپنی نگرانی میں **انجمن ترقی اسلام** کے ذریعہ علماء کی ایک مجلس کے ذریعہ کرایا ہے اور انجمن ترقی اسلام ہی اسے شایع کر رہی ہے یہ ایک جداگانہ انجمن ہے جو صدر انجمن سے تعلق نہیں رکھتی

اسی ترجمہ کے متعلق پادری زویمر کہتا ہے کہ "ترجمہ و تفسیر دونوں نہایت عمدہ اور زمانہ حال کے مذاق کے مطابق ہیں"

غرض مولوی محمد علی کا ترجمہ ابھی تک ایک متنازعہ چیز ہے اور اس کے متعلق علماء کی کسی کمیٹی نے کوئی فیصلہ نہیں کیا کہ وہ قابل اشاعت ہے یا نہیں۔ یہ ترجمہ انجمن ترقی اسلام کرا رہی ہے اور اسکا پہلا پارہ بہت جلد شایع ہونے والا ہے اور نیز یہ ترجمہ اردو اور انگریزی دونوں میں ہو رہا ہے ہم یہانتک لکھ چکا تھا کہ ۶۔ اگست کے روزانہ پیسہ اخبار میں بھی اسی غلطی کا ارتکاب پایا تعجب ہے ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور میں رہتے ہیں اور انہیں معلوم ہونا چاہیئے تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ کے متعلق صدر انجمن احمدیہ نے اپنے دعاوی کو چھوڑ نہیں دیا۔ اس قسم کی غلط بیانیاں پیسہ اور وکیل ایسے معزز اخبارات کے لئے موجب شرم ہیں۔

دارالامان کا ہفتہ:۔

(۱) حضرت اولوالعزم کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے آپ کی توجہ دعاؤں کیطرف مبذول ہے اور جماعت کی اصلاح وفلاح کے لئے ساعی ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ جماعت کے افراد میں سستی اور کاہلی نہ رہے۔

(۲) بارش ہو گئی ہے اور فصل خریف بوئی جا رہی ہے

(۳) اگست سنہ ۱۹۱۵ء کو جو جنگ یوروپ کی برس کا دن تھا قادیان میں مختلف جلسے دُعا وغیرہ کے ہوئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے بھی ایک تار بھیجا گیا

(۴) میر قاسم علیصاحب کے جدید اخبار کیلئے ایکہزار کی ضمانت جناب ڈپٹی کمشنر نے طلب کی ہے۔ اسکے متعلق ہز آنر کی خدمت میں ایک درخواست بھیجی گئی ہے تاہم میر صاحب کوشش کر رہے ہیں کہ زر ضمانت مہیا کر کے اخبار جاری کیا جاوے اسلئے اگر احباب میر صاحب کی تالیفات خرید لیں تو یہ رقم جلد فراہم ہو سکتی ہے۔

پنڈت ٹھاکر دت مہیدا امرت دھارا کو سونے کا تمغہ

پنڈت ٹھاکر دت شرما اپنی طبی تصانیف اور عجیب ادویات کیلئے ایک شہرت یافتہ اور کامیاب وید ہیں۔ آل انڈیا ایورویدک نمائش کلکتہ میں ہوئی تھی۔ اسکی اشیاء کی پڑتال کیلئے جو کمیٹی مقرر ہوئی تھی۔ اس نے اپنا نتیجہ مشتہر کیا ہے اور پنجاب میں صرف کوئی دو نو وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کو سونے کا تمغہ اور اول درجہ کا سارٹیفکیٹ عطا ہوا ہے۔ چونکہ یہ تمغہ اور سارٹیفکیٹ قوم کیطرف سے دیا گیا ہے۔ اس لئے یہ بجائے خود نہایت قابل قدر اور عزت افزائی کا موجب ہے۔ میں پنڈت صاحب کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد دیتا ہوں۔

ڈاکٹر ایس کے برمن کا کامیاب علاج

مجھے ڈاکٹر ایس کے برمن کے متعلق ایک سے زیادہ مرتبہ الحکم میں لکھنا پڑا ہے۔ لیکن آج میں دلی شکرگذاری کے ساتھ ان کے کامیاب علاج کا ذکر کرتا ہوں ناظرین الحکم کو معلوم ہوگا کہ میری اہلیہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے بیمار ہے سلسلہ کے معزز اور مخلص ڈاکٹروں اور طبیبوں نے پوری ہمدردی اور توجہ سے اسکے علاج میں کوشش کی مگر انکی حالت صحت کی طرف نہیں آئی یہانتک کہ وہ چلنے پھرنے سے بالکل عاری ہو گئیں اور ٹانگوں کے درد نے لاچار کر دیا۔ میرے بچوں نے بطور خود ڈاکٹر برمن سے انکی دوائی دافعہ درد منگوائی۔ اور اس کا استعمال شروع کیا خدا تعالےٰ نے اپنے محض فضل سے ڈاکٹر صاحب کی دوائی میری اہلیہ کیلئے نہایت مفید ثابت ہوئی۔ وہ مریضہ جو چارپائی سے اٹھ نہیں سکتی تھی۔ میں دیکھتا ہوں وہ دن بدن اس بیماری سے نجات پا رہی ہے۔ ایسی مفید دوائی کیلئے میں اپنے ناظرین کو سپارش کرتا ہوں کہ وہ ڈاکٹر ایس کے برمن کی ادویات جو نہایت قیمتی اور مفید ہیں ضرور استعمال کریں۔

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

ناظرین کی توجہ کے قابل یہ امر ہے کہ الحکم جس کو حضرت اقدس نے اپنا بازو قرار دیا ہے اسکی توسیع اشاعت میں کوشش فرما کر ثواب دارین حاصل کریں (مینیجر)

اہل سویڈن اور جرمنوں کی وحشت

غنیم کے طریقہ حرب پر صدائے احتجاج اور ایک خط بنام ایڈیٹر ڈیلی گرافک

جناب من اہل انگلستان جانتے ہیں کہ اہل سویڈن اپنی گورنمنٹ کی سخت غیر جانبداری کی پالیسی کے علاوہ اور بلا اتفاق موید ہیں۔ لیکن ان کا کثیر التعداد حصہ تمام اس سے کہ وہ بلحاظ کثرت رائے بڑھے یا نہیں۔ اپنے ان محسوسات کے اعتبار سے غیر جانبدار نہیں جو موجودہ ہولناک جنگ کے طریقہ حرب کے متعلق ان کے دلوں میں پیدا ہوئے ہیں اور جنکی وجہ سے لوسی ٹینیا کی غرقابی عمل میں آئی ہے۔

یہ خیال باطل کہ جنگ انسانیت کے تمام قوانین کو معطل کر دیتی ہے تہذیب و شائستگی کے مستقبل کیلئے مہلک اور بنی نوع انسان کے اتحاد کے لئے جو چھوٹی چھوٹی اقوام کو خاص طور پر ناگزیر ہے سخت ضرر رساں ہوگا۔

(ہم ہیں آپکے وفادار)

سوانتی ایرہینوس پروفیسر اڈلسوارڈ ڈکرٹ ایلم کوسٹ چیف ڈاکٹر جیل خانجات ڈبلیو لکس پروفیسر سنٹ جلیرگ پروفیسر جولس کرمن پروفیسر تار گینز لگرزنٹ پروفیسر اسرائیل ہلمگرن پروفیسر جی کوپ پروفیسر اڈرواسنبرگ پروفیسر گوتر انڈرسن پروفیسر گرنارڈ دی جیر پروفیسر اولوف کیترگ ایم ڈی جان جرنلڈ بیرسٹر ٹلر ہڈبرگ مصنف۔ جلمار سوڈربرگ مصنف۔ جی سٹرن سٹیٹ بیرسٹر۔ آیون ہڈ کوسٹ ایکٹر رائل ہتھیٹر۔ آیدن ریٹ ایم ڈی۔ ٹی ڈوگل کوسٹ لاٹے پادری۔ مسز ایمیلیا بروم۔ مس سیٹی ہیرا۔ کرسچین ارکسن بت تراش۔ لڈونگ مویرگ ایم ڈی۔ کارل نارڈ سٹرام مصور۔ تلزکروگر مصنف۔ آرنلڈ جورفسن ایم ایس کارل ایلڈ بت تراش۔ مس ایلما سٹڈ کوسٹ ایم ڈی

مقام سٹاک ہالم ۱۰ مئی ۱۹۱۵ء

گلو گیر گیس

جرمنوں کیجانب سے معاہدہ ہیگ کی خلاف ورزی

حال ہی میں برطانیہ کے وزیر جنگ لارڈ کچنر نے میدان ہیگ میں جرمنوں کے گلو گیر گیس کے استعمال کا تذکرہ کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ بدقسمتی وعدے کے صریح منافی ہے۔ جو جرمنی کے نمائندوں نے موعدہ ہیگ میں کیا تھا۔

دیوان خاص میں تقریر کرتے ہوئے لارڈ کچنر نے ۲۸ اپریل ۱۹۱۵ء کو ذیل کے الفاظ کہے تھے۔

جرمنوں نے اپنے حریفوں کو بیکار کرنے کے لئے گلو گیر اور نقصان رساں گاسوں کے استعمال کا طریقہ ایجاد کیا ہے اور وہ ان زہریلے طریقوں کو اس وقت کام میں لاتے ہیں جبکہ ان کے حملے معمولی قواعد حرب کے متعلق بالکل ناکام رہتے ہیں

اس موضوع پر میں ایوان کو یاد دلاؤں گا کہ جرمنی نے موعدہ ہیگ کی شرط مندرجہ ذیل کو تسلیم کر کے اس پر دستخط کئے تھے

"فریقین معاہدہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ ایسے گولوں کے استعمال سے مجتنب رہینگے جنکا مقصد گلو گیر اور نقصان رساں گیسیں پھیلانا ہے"

اس شرط کو ذیل کے ممالک نے منظور کر لیا تھا۔

برطانیہ کلاں۔ بلجیم۔ ڈنمارک۔ سپین۔ یونائیٹڈ اسٹیٹ۔ میکسیکو۔ فرانس۔ یونان۔ مانٹی نگرو۔ ہالینڈ۔ ایران۔ پرتگال رومانیا۔ روس۔ سیام۔ سویڈن و ناروے۔ ٹرکی۔ بلغاریہ۔

(۲۹ جولائی ۱۸۹۹ء کو)

جرمنی۔ آسٹریا ہنگری۔ اٹلی (۴ دسمبر ۱۹۰۰ء کو) جاپان (۶ اکتوبر ۱۹۰۰ء کو)۔ جرمنی آسٹریا ہنگری۔ اٹلی (۴ دسمبر ۱۹۰۰ء) سوئیزرلینڈ (۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء) سرویا (۱۱ مئی ۱۹۰۱ء) لکسمبرگ (۱۲ جولائی ۱۹۰۱ء) اور چین ۲۱ نومبر ۱۹۰۴ء

جرمنوں کے متعلق اضلاع متحدہ کی رائے

نیویارک ٹریبیون اپنی اشاعت ۱۱ مئی میں ایک افتتاحیہ میں حسب ذیل رقمطراز ہے۔

"کسی جرمن کو اہل امریکہ کی طرف سے مغالطہ میں نہ رہنا چاہئے نہ کسی علانیہ یا اندرونی جرمن کو اس جدید رویہ کا غلط اندازہ لگانا چاہئے جو ابنائے وطن کو ان دنوں میں نظر آیا ہے۔ جبکہ وہ اپنے متفق برادران وطن کے پہلو میں موجود تھے۔

خواہ ہم اب جنگ میں شامل ہوں یا نہ ہوں خواہ ہم تلوار کھینچیں یا نہ کھینچیں۔ مگر جرمنی کے ارباب حل و عقد کے نیست و نابود ہونے تک اہل امریکہ ان اقوام کو جو جرمنی سے برسر پیکار ہیں اپنا حلیف تصور کرینگے۔ وہ انکی فتح و نصرت کے متوقع اور ان کی کامیابی کے لئے دست بدعا رہینگے۔ اور لاکھوں کیا اشخاص کمال افسوس ملیں گے کہ ان افواج میں امریکہ کے سپاہی موجود نہیں۔ جو تہذیب و شائستگی کی حمایت میں امریکہ کا حصہ سرانجام دیں۔

مخفی نہ رہے کہ ایک وحشی حیوان دنیا میں چھوٹا ہوا ہے یہ ایک ایسی مخلوق ہے جسمیں حیوانوں کی سی تندی اور کمینہ انسانوں جیسی ہوا و حرص پائی جاتی ہے یہ جنگ اقوام کے درمیان جنگ نہیں یہ تہذیب اور وحشت کے درمیان جنگ ہے اگر جرمنوں کو فتح ہو گئی تو اس کا یہ مطلب ہوگا کہ ہم وہ شے کھو بیٹھیں گے جو ہمیں اپنی قومی زندگی میں محبوب ترین ہے

احمدی جماعت سے خدا کے واسطہ ایک شہادت

لا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ آثم قلبہ

برادران اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے اپنے پاک سلسلہ کو شیطان کے آخری حملہ سے محفوظ و مصئون کیا ہے یہانتک کہ شیطان کو آیندہ حملہ کرنے سے مایوس کر دیا ہے صاحبان! چونکہ ہمارے آقا و مولا روحی فداہ کو خداوند کریم نے مسیح کے نام سے بھیجا اسلئے ضروری تھا کہ یہود اسکریوطی جیسے ایمان فروش بھی پیدا ہوتے انکو معلوم ہے کہ ایسے اصحاب جو بظاہر غلامان مسیح کہلاتے اور بباطن دشمنان اسلام سے متحد تھے پیدا ہوئے لیکن چونکہ مسیح محمدی کی شان عظمت مسیح ناصری سے بدرجہا ارفع تھی اسلئے اسکی مقدس و مطہر زندگی میں ان کو موقعہ رخنہ اندازی کا نہ ملا۔ پھر اس گروہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی مبارک خلافت کے عہد میں اپنا دجل پھیلانا شروع کیا۔ اور عجیب پیرائیوں اور انوکھی چالوں سے اس برگزیدہ انسان کو حضرت اقدس کے فیصلوں کے خلاف حکم کرنے پر آمادہ کرتے رہے کبھی ظفر علی جیسے الد الخصام کو پیش کر کے مخالفین کے پیچھے ادائے صلوٰۃ کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن جب ان سے انکی ملحدانہ کارروائیوں سے آگاہ ہو کر جماعت سے خارج کرنیکی دھمکیاں دیں۔ تو مصلحت وقت دیکھ کر علانیہ شر انگیزی سے رک گئے۔ اور اسکی وفات کے منتظر رہے۔ آخر جب اس محبوب الٰہی کا وصال ہوا۔ یکدم اپنے پوشیدہ ہتھیار لیکر میدان میں آ دھمکے اگر اللہ تعالیٰ کا غالب اور قاہر ہاتھ اپنے سلسلہ کی تائید و نصرت میں غیر معمولی غیرت نہ دکھاتا تو دشمنان احمدیت کے فتوے کے مطابق احمدیت کبھی کی مٹ گئی ہوتی۔ اور بظاہر حالات ایسے ہی نظر آتے تھے لیکن خدائے برتر نے اپنی ہستی کا تازہ ثبوت دینے کیلئے محمود احمد فضل عمر اولو العزم کو جلالی شان کے ساتھ کھڑا کیا۔ اور اس نے باطل کے سر پر القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ کی شکل میں ایسے کاری حربے چلائے کہ اسکی جان کے لالے پڑ گئے۔ لیکن باوجود اسکے باطل حرکت مذبوحی سے باز نہیں آتا اور نئی نئی چالیں احمدیوں کو بہکانے کیلئے چل رہا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا کے مقدس مظہر نبی مسیح موعود نے اپنے صحف مکرمہ میں ہر مرض کا علاج کافی رکھدیا ہے اور قیامت تک وساوس خناس کا سدباب کر دیا ہے۔ لیکن باطل نے یہ دیکھکر کہ حضرت اقدس کی

کی پاک کتب سے مطلب براری نہیں ہو سکتی۔ایک اشتہار شائع کرکے بعض باتوں کیلئے احمدی احباب سے شہادت طلب کی ہے جسکا دندان شکن جواب انشاء اللہ تعالیٰ اسے ملجائیگا۔لیکن خیال آیا کہ میں بھی چند امور کیلئے مخالفین اور موافقین سے شہادت طلب کروں پیشتر اسکے کہ میں وہ امور بیان کروں اتنا عرض کر دینا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بحث میں تین قسم کے احباب شامل ہیں۔

(۱) اہلبیت نبوی جنکا تقدس و تطہر خدائے پاک کی متواتر وحی سے ثابت ہے۔ایسا ہی اہلبیت حضرت خلیفۃ المسیح اول بھی جو بوجہ قرب اتم جو اہلبیت نبوی کا جزو لاینفک ہیں اور انکی تطہیر بھی مسلم ہے

(۲) علمائے ربانی جنہوں نے بفضلہ تعالےٰ آغاز احمدیت سے اس پاک سلسلہ کی پوری پوری خدمت کی ادر اپنے علم و اتقاء کے کمال سے احمدیت کی بھاری روکوں یعنے علمائے مخالفین کو دم بخود کیا۔

(۳) انگریزی دان اور دنیا پرست جو علوم حقہ دینیہ اور اتقا کی نعمت سے محروم رہے۔مگر اپنی شخصیت اور وجاہت کے ہمیشہ متمنی رہے ہیں۔

پس میں ان تینوں اقسام کے احباب سے مندرجہ ذیل امور کے متعلق شہادت طلب کرتا ہوں کہ آپکا عقیدہ حضرت اقدس کے وصال تک اس بارہ میں کیا تھا؟ اس بات کو نظر انداز کہ بعد میں پیدا ہونے والے بعض وساوس نے آپ کے دل میں کیا کیفیت پیدا کی امور مستفسرہ یہ ہیں

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت تک آپ خلافت سلسلہ کے قایل تھے یا نہیں؟ اپنے طرز عمل کو بھی جو اس وقت آپ سے ظہور میں آیا۔مدنظر رکھئے گا۔

(۲) قادیان کو مرکز احمدیت مانتے تھے یا نہیں؟

(۳) حضرت اقدس کے قایم کردہ سلسلوں کو جاری رکھنا اور وہاں چندہ دینا خدا کی خوشنودی کا باعث سمجھتے تھے۔یا نہیں؟

(۴) مقبرہ بہشتی جو خود حضرت اقدس نے تجویز فرمایا (نہ کہ اسکے غیر کا کوئی خود تجویز کردہ) اس میں دفن ہوتے اور اسکے لئے زندگی میں وصیت کرنے کو حسب فرمان مسیح موعود علیہ السلام ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟۔

(۵) منکرین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھنے کو حضرت اقدس کی ناراضگی کا سبب سمجھتے تھے یا نہیں۔

(۶) حضرت ام المومنین کی عزت اولاد حضرت اقدس کی محبت حضرت کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھتے تھے یا نہیں۔اور انکی دعاوں کی قبولیت پر ایمان رکھتے تھے یا نہیں۔جو حضرت ممدوح نے متواتر دردِ دل سے اولاد کے بارہ میں کیں۔نیز جو الہامات مبشرات اولاد کے بارے میں حضرت اقدس نے سنائے ان کو منجانب اللہ مانتے تھے۔یا نہیں

(۷) حضرت اقدس کے دعاوی پر ایمان لانا ہر مسلمان کیلئے ضروری سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۸) قادیان کی ہجرت کو باعث خوشنودی خدا اور حضرت اقدس کی رضامندی کا موجب سمجھتے تھے یا نہیں؟

(۹) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک تعلیم کے مطابق خلافت راشدہ شیخین کو مطابق آیت استخلاف سمجھتے تھے۔یا نہیں؟۔

(۱۰) گورنمنٹ کی اطاعت جزو ایمان۔اور گورنمنٹ کے خلاف خفیہ اور علانیہ سب قسم کی سوسائٹیوں سے قطع تعلق کو لازمہ دین سمجھتے تھے یا نہیں۔

(ذلک عشرہ کاملہ)

نایاب انجن اور جناب چوہدری فتح محمد صاحب مقیم لنڈن

اگرچہ نایاب انجن ہندوستان میں آنکھوں کی امراض کو دور کرنے میں لاثانی

مانا جاچکا ہے۔ مگر تجربہ اور مقابلہ سے معلوم ہوا کہ یورپ کی تمام آنکھوں کی دوائیوں سے بھی نایاب انجن بڑھکر مفید ہے۔ چنانچہ جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایک عرصہ سے بعارضہ چشم بیمار تھے۔ اور طرح طرح کے علاج کرچکے تھے تمام جماعت احمدیہ کو انکی آنکھوں کے بیمار ہونیکا حال معلوم ہے۔ بعض بیفہ خاکسار موجد نایاب انجن نے بہت کوشش کی کہ چوہدری صاحب کو کسی طرح سرمہ پہنچادوں مگر میں اپنی کوشش میں ناکامیاب رہا۔ آخر جناب قاضی اکمل صاحب نے × × × × × نایاب انجن چوہدری صاحب کو نمونۃً بھیجدیا۔ تو اسکے جواب میں چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ آپنے جو مجھے سرمہ بھیجا تھا۔ اس کے استعمال سے مجھے بہت فایدہ ہوا مگر مقدار میں بہت تھوڑا ہے۔ اسلئے آپ براہ کرم اور سرمہ بھجوادیں۔ اسی طرح جناب قاضی اکمل صاحب ایڈیٹر رسالہ تشحیذ اور منشی محمد حسین صاحب کاتب نور الفضل اور جناب سید عبد الغنی شاہ صاحب سب پوسٹ ماسٹر قادیان کی سندات سے ثابت ہوتا ہے کہ جو تمام دوائیاں کرکے مایوس ہوگئے ہوں نایاب انجن کے استعمال سے صحتیاب ہوجاتے ہیں یہ ایک سلائی سے آرام دیتا ہے۔ نہایت بیقرار اگر سوئے ہوئے بچہ کی آنکھوں میں لگایا جاوے تو وہ بیدار نہیں ہوتا۔ سالہا سال کی لاعلاج اور پرانی مرضوں کو فوراً دور کردیتا ہے۔ اور رگی سرخی آنکھوں کو موتی کیطرح خوبصورت بناتا ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ جالا۔ پھولا دھند غبار۔ درد چشم کو فوراً دور کردیتا ہے ورم چشم۔ اور پانی بہنے کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں کا دکھنا ایک سلائی سے دور ہوجاتا ہے۔ پلکوں کے بال اگر گر گئے ہوں تو جما دیتا ہے۔ آنکھوں کی پیپ کو دور کرتا ہے۔ جو آنکھیں ہر وقت گندی اور میلی رہتی ہوں ان کو روشن اور صاف بناتا ہے۔ جلن چشم یا پلکوں کا موٹا ہو جانا۔ یا آنکھوں میں ریت کنکر معلوم ہونا یا روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا یا سفید چیز پر نگاہ نہ ڈال سکنا۔ ان مرضوں کو چند ہی روز میں دور کردیتا ہے۔ خارش چشم اور پلکوں کا مٹنا۔ اگر آنکھیں پر آب رہتی ہوں تو ان کو خشک کردیتا ہے۔ ہمیشہ دکھنے والی آنکھوں کیلئے آب حیات یا تریہدف علاج ہے۔ آنکھوں کی سرخی کو دور کرتا ہے۔ جو آنکھیں تھک جاتی ہوں ان کو درست بناتا ہے۔ اشتر خایک دور کرتا ہے۔ پلکوں کے آپس میں چمٹنے کو دور کرتا ہے۔ غرض کہ مذکورہ بالا امراض چشم اسکے استعمال سے شرطیہ دور ہوجاتے ہیں۔ مرض حول کو دور کرنے میں لاثانی ہے۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے ہر مزاج کے موافق ہے۔ قیمت فی تولہ صرف پانچ روپیہ (ﷲ) چھ ماشہ سے کم روانہ نہ ہوگا۔ فوراً منگائیں انشاء اللہ آپ ضرور صحتیاب ہوجائینگے

ملنے کا پتہ:۔ حکیم بصری فضل احمد موجد نایاب انجن دررفیق حیات دارالامان قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

بد ہضمی اور بد ہضمی کے دست کی ٹکیہ ؏

غذا تحلیل ہونے کو بد ہضمی کہتے ہیں جیسے غذا کرنیکے بعد پیٹ بھاری رہتا پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ یہ قوت ہاضمہ کے خراب ہو جانیسے ہوتا ہے۔ جب غیر ہضم غذا کیجاوے تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے اور پیٹ پھولتا ہے اور دست ہوتے ہیں اور اس وجہ سے جسم نحیف اور مرض لاعلاج ہوجاتا ہے۔ اس مرض کے ہونیکے اسباب یوں ہیں۔ ضعیفی کا عالم کسی خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا۔ کم کھانا۔ منی کا بیفایدہ ضایع ہونا۔ زیادہ محنت ذکر تردد یا غم اور ان خرابیوں کی حالت میں جو بچہ جننے کے وقت ہوتی ہیں ان باتوں کا غور کرکے ڈاکٹر برمن نے یہ بد ہضمی کی ٹکیہ بنائی ہے۔ جس سے غذا تحلیل ہوتا ہے اور بد ہضمی کی خرابی کو دور کرنے میں نہایت مفید ہے۔ ۳۰ ٹکیہ کی شیشی قیمت ؏ محصول ڈاک ایک سے ۲ شیشی تک ۵؍

داد کا مرہم ؏

ایک مرتبہ لگانے سے خارشت جاتی ہے اور دو تین مرتبہ کے لگانے سے داد جڑ سے جاتا ہے۔ جب سب دوا کرکے تھک گئے ہوں تو اس کا بھی استعمال کیجئے۔ اس میں جلن نہیں ہے اور خوشبودار ہے۔ قیمت ۳ فی ڈبیہ۔ ڈاک محصول ۶ ڈبیہ تک ۵؍ ۱۲ ڈبیہ ۶؍

کلوروڈائن

یہ انگریزوں کی ایک خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو۔ اس کی ایک ہی خوراک سے جاتی ہے۔ اُڑل دست اور پیچش کیلئے یہ نہایت مفید ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوایا ہے اور دیگر کلوروڈائنوں سے کہیں بہتر ہے اس لئے بازاری کلوروڈائن نہ خرید کرکے اس کلوروڈائن کو خریدیں۔ قیمت ۶۔ اور ایک درجن کے چار روپیہ محصول ڈاک ۵؍

ڈاکٹر ایس کے برمن ۵؍۶ ۔ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ بچہ تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس املشن دینا چاہئیے اسکے دودھ میں چند قطرے ملاکر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوجاتا ہے جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز نتیجہ معلوم ہوجاتا ہے۔ اسکاٹ اینڈ بون مینوفیکچرنگ کمسٹس لنڈن۔

صحت کیطرح حاصل کرنا

اکثر اوقات بیماری کا سبب پیشاب کا تیزابی مادہ ہے کہ جسکو گردہ [illegible] نہ کرسکے اور [illegible] سے خون میں نفرت [illegible] پایا جاتی ہے اس طرح [illegible] زہر یلے ہیں کیونکہ اصل میں جسم کی صحت کا بہت کچھ دار و مدار ہے گردوں کے ضعف اور مرض کی علامات حسب ذیل ہیں۔ پشت میں درد پیشاب کم آنا اور اس کا رنگ خراب یا دھندلا یا چھونا۔ پیاس۔ سر درد۔ جسم میں تکان معلوم ہونا۔ دل کی کمزوری۔ درد سر۔ بیماریاں۔ نظر کا دھندلا پن۔ چکر آنا۔ جوڑوں میں درد یا سختی۔ حافظہ خراب ہوجانا اور جسم کی عام نقاہت وغیرہ۔ اگر تو بروقت توجہ نہ کی گئی تو پیشاب کے امراض گٹھیا۔ جلندھر۔ ذیابیطس اور گردوں کا انحطاط پیدا ہوجاتا ہے۔ اس قسم کی بیماریاں کہ جنکو اکثر غلطی سے دیگر امراض خیال کرتے ہیں پیدا ہوتی ہیں۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) گردوں اور پیشاب کے اعضاء کو قوت بخشتی ہیں اور پیشاب کا تیزابی مادہ خون میں سے نکالنے میں مدد کرتی ہیں کہ جس پر صحت کا اصل ہوتی ہے۔ اگر آپ اچھے رہنا چاہتے ہوں تو گردوں کو درست رکھئے۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈونس بیک ایک کڈنی پلس) جو کہ اسی لئے بنائی گئی ہیں گردوں کو درست رکھتی ہیں۔

ہر جگہ بیچنے والے یا دوا فروش فروخت کرتے ہیں یا ڈون کمپنی۔ پی۔ او۔ باکس ۲۰ بمبئی کے پاس سے۔ ڈون کا مرہم (ڈونس اینٹمنٹ) ایک مرتبہ لگانے سے کسی قسم کی خارش کیوں نہ ہو فوراً کم ہو جاتی ہے اور کثرت وقت تو ایک ہی ڈبیہ اچھا جن یو [illegible] دیا ہوا جلدی ہوئی یا خونی یا اسرخ بادہ۔ گرج۔ کیچڑ چشمہ۔ داد۔ اور جلد کی سب خرابی کی سوزش کیلئے۔ بتور۔ اور خارش وغیرہ کو بہت بگڑی ہوئی حالت میں بھی شفا بخشنے کیلئے کافی پائی گئی ہے۔ تمام دوکانداروں کے پاس قیمت بارہ آنہ روپیہ فی ڈبیہ۔